Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۹ رمضان ۱۳۹۷ھ ؛ ۲۵ ظہور ۱۳۵۶ہش ؛ ۲۵ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۹۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس دُنیا کی منطق اور فلسفہ ایک شیطان ہے جو ایمانی نور کو کم کرتا چلا جاتا ہے

تم اپنے تئیں اس سے بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب مسکین اور اطاعت گذار ہو

"سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو! کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اِس دُنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دُنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ.... مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلۂ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری عزّ اسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

(ازالہ اوہام ص ۴۴۶ تا ص ۴۴۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

درخواستِ دعا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی) عزیزم سید محمود احمد ناصر ۱۴ر اگست کو راولپنڈی علاج کے لئے گئے تھے پہلے ایکسرے غذا کی نالی کا لیا گیا اس سے کچھ پتہ نہیں چلا پھر ڈاکٹروں نے ۲۲ر اگست کو بے ہوش کر کے غذا کی نالی کا معائنہ کرنا چاہا تو معلوم ہوا کہ ورم بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے معائنہ نہیں کیا جا سکا۔ کچھ ادویہ تجویز کی ہیں اور جمعرات کو پھر دکھانے کے لئے کہا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزم کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے۔

محترم نواب محمد احمد خان صاحب

تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب) کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تشویشناک طور پر خراب ہے۔ پیشاب میں بہت زیادہ خون آ رہا ہے۔ دس بوتلیں خون کی دی جا چکی ہیں۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ خاکسار احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے درخواستِ دعا کرتا ہے۔

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عیدالفطر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ ظہور ۱۳۵۵ ہش
۲۵ اگست ۱۹۷۶ء

اطاعتِ امام کا جوش اور اخلاص و وفا کا مادہ

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ، رسول اور اولی الامر کی اطاعت ایک ایسا بنیادی خلق ہے جو حقیقی مومنوں کے حق میں طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتا ہے وہ اپنے اس بنیادی خلق کی وجہ سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ یہ خلق اُن میں اسی درجہ نمایاں اور اظہر من الشمس ہوتا ہے کہ اغیار بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے وہ اس بات کے دل سے قائل اور معترف ہوتے ہیں اور اس کے اظہار میں بھی انہیں کوئی باک نہیں ہوتی کہ فی الواقعہ ان لوگوں (یعنی مومنوں) میں اللہ، رسول اور اولوالامر کی اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

پھر ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ حقیقی مومنوں میں یہ خلق اس لئے اَوجِ کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہوتے ہیں کہ اطاعت کے بغیر نہ انہیں پاکیزگیٔ اعمال میسر آسکتی ہے اور نہ ان کے مابین اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ اتحاد ہی برقرار رہ سکتا ہے اور یہ کہ پاکیزگیٔ اعمال اور اتحاد میں ترقی ہی وہ اصل ذریعہ ہے جس سے انہیں فوز و فلاح میسر آسکتی ہے اور ان کی عاقبت بھی محمود ہو سکتی ہے۔ اسی لئے وہ جانتے ہیں اور اس امر سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں کہ اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت سے انحراف کا نتیجہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بجز خسرانِ مبین کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

اللہ، رسول اور اولوالامر کی اطاعت کی اسی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اطاعت کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے اور اس کی اہمیت ذہن نشین کرا کے اس بنیادی خلق کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اسے اَوجِ کمال پر پہنچانے کی بھی بڑی بار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر آپؑ نے اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع پر فرمایا:۔

(۱) "یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جا سکتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہی تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جائے۔"
(الحکم ۵ ۱۹۰۱ء)

(۲) "کوئی قوم اور کوئی جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے خاص قسم کا جوش اور اخلاص و وفا کا مادہ نہ ہو۔"
(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء)

(۳) "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ بہتری اسی میں ہے۔" (الحکم ۱۲ مئی ۱۸۹۹ء)

جہاں آپؑ نے اطاعت کی اہمیت ذہن نشین کرا کے اطاعت کا خلق اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا کہ اطاعت اختیار کرنا، اطاعت کے جذبہ کو اوجِ کمال پر پہنچانا اور عملاً اس کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا لوگ بالعموم سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب عملی مشکلات سامنے آتی ہیں تو بعض لوگ اطاعت سے منحرف ہو کر اپنے آپ کو راندۂ درگاہ بنا لیتے ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ اس حقیقت کو ایک نہایت ہی مختصر لیکن انتہائی پُر اثر فقرہ میں بیان فرمایا۔ یہ فقرہ اس کوزہ کی طرح ہے جس میں دریا بند کر دیا گیا ہو۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"کیا اطاعت سہل امر ہے؟ اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتار دی جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔"
(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء)

اس حقیقت کو بیان کرنے سے آپؑ کا مقصد لوگوں کو ڈرانا نہیں تھا بلکہ انہیں خبردار و بیدار کرنا تھا۔ اسی لئے آپ نے اطاعت کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر تفصیل سے روشنی ڈال کر ان پر قابو پانے کے طریق کی بھی نشاندہی فرمائی۔ اور اس طرح انہیں اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپؑ نے واضح فرمایا کہ اطاعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوائے نفس ہوتی ہے۔ انسان اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگتا ہے اور اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میں دوسروں کی اطاعت کئے بغیر بھی خدا کو راضی کر سکتا ہوں۔ پھر بعض لوگوں کو اپنے ظاہری نیک اعمال پر گھمنڈ انہیں لے ڈوبتا ہے ہر چند کہ وہ خدا کی راہ میں ریاضتیں بھی کرتے ہیں اور رؤیا و کشوف سے بھی کسی نہ کسی حد تک بہرہ ور ہوتے ہیں لیکن اپنی ظاہری عبادت کے زعم میں وہ اولوالامر کی اطاعت سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو ان کی اطاعت سے بے نیاز سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کا یہ زعم ہی ان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان سب خطرات اور مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے، بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بت بن سکتا ہے۔"

ریاضت پر گھمنڈ، عُجب و پندار اور ہوائے نفس کی مضرت واضح کرنے اور اطاعت کی راہ میں حائل ان مشکلات کے ازالہ کے لئے ہوائے نفس کو ذبح کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ آپؑ نے اطاعت کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عدیم النظیر نمونہ کو پیش فرمایا اور اس طرح واضح فرمایا کہ ہرچند کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن ہرگز نہیں ہے بلکہ اگر اخلاص اور وفا کا مادہ ہو تو ہر سچا مومن اطاعت کا وہی نمونہ پیش کر سکتا ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پیش کیا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کرامؓ کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ہی ایسی رکھی تھی۔ وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام آراء اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتبِ عالیہ کو نہ پاتے۔"
(الحکم ۵ ۱۹۰۱ء)

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کو صحابہ کرامؓ کا نمونہ اپنانے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھوں سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونہ سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت و اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔"

الغرض اطاعت امام کا جوش اور اخلاص و وفا کا مادہ خدائی جماعت کے افراد کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے اسی کے بل بوتہ پر وہ پاکیزگیٔ اعمال سے متصف ہوتے ہیں اور اسی کے نتیجہ میں ان کا اتحاد مضبوط سے مضبوط تر بنتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

علمِ تعبیر کی اہمیت اسلام میں

علمِ تعبیر الرؤیا جو قرآن عظیم کی اصطلاح میں "تاویل الاحادیث" کہلاتا ہے مذاہبِ عالم خصوصاً اسلام میں بے شمار وسعتوں پر محیط ہے اور خدا تعالیٰ کے ازلی و ابدی چشمۂ علم و عرفان سے فیضیاب ہونے کے باعث زمانۂ قدیم سے دائمی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام محض خواب کے ایک اشارۂ ربانی پر اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانے کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت اسماعیلؑ نے اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بخوشی اپنی جان کی قربانی پیش کر دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی ان کے ایک خواب ہی کے اردگرد چکر لگاتی ہے۔ اسلام میں اذان کا آغاز خواب کا ہی رہینِ منت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چودہ سو جاں نثار صحابہؓ کے ساتھ صرف خواب ہی کی بناء پر مدینہ سے حدیبیہ کے مقام پر تشریف لے گئے تھے۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

تاریخ اسلام میں یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ریکارڈ ہے کہ صحابیٔ رسولؐ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس وقت آپؓ کے بدنِ مبارک پر نفیس زرہ تھی جو کسی نے ان کے جسم سے اتار کر رکھ لی۔ ایک شخص کو حضرت ثابت بن قیسؓ خواب میں ملے اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ تم اسے خواب سمجھ کر خاموش نہ بیٹھ جانا۔ وہ وصیت یہ ہے کہ جب میں شہید ہوا تو ایک آدمی نے میری زرہ اتار لی۔ اس شخص کا خیمہ لشکر کے کنارے پر ہے اور اس کے خیمہ کے پاس گھوڑے بندھے ہیں۔ زرہ پر اس شخص نے ہانڈی ڈھانپ رکھی ہے اور ہانڈی پر پالان۔ تم ہمارے سپہ سالار خالدؓ بن الولید سے کہو کہ وہ میری زرہ اس شخص کے پاس سے منگوا لیں اور جب خلیفۃ الرسولؐ کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ اس قدر مجھ پر قرض ہے اور اس قدر میرا قرض فلاں شخص پر ہے اور کہہ دینا کہ میں اپنے فلاں غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں مکرر کہتا ہوں کہ اسے خواب نہ جاننا۔ اس شخص نے جا کر حضرت خالدؓ سے کہا۔ حضرت خالدؓ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے خیمہ سے جا کر زرہ لے آئے۔ جب وہ اس کے خیمہ پر پہنچا تو اس کے اندر کوئی نہ تھا۔ اندر جا کر پالان الٹا تو اس کے نیچے ہانڈی نکلی اور ہانڈی کے نیچے زرہ۔ وہ یہ زرہ حضرت خالدؓ کے پاس لے آیا۔ پھر جب مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے وصیت بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ نے اس پر عمل کیا۔ (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حصہ اول از حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل قرآن صفحہ ۱۷۹-۱۸۰)

علمِ تعبیر کی تجدید میں حضرت مہدی موعودؑ کا شاندار مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے خلفاء نے جو تجدیدی کارنامے سرانجام دیئے ہیں ـــــ ان میں علم تعبیر الرؤیا کی تجدید کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی علم و معرفت سے لبریز کتب اور ملفوظات میں اس علم کے بہت سے گوشوں پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ دن ہی چڑھا دیا ہے۔ آپ کے قلم سے بے شمار خوابوں کی تعبیریں ملتی ہیں جن کو دیکھ کے یوں نظر آتا ہے کہ کوثر و تسنیم کا چشمہ ہے جو پوری شان سے بہہ رہا ہے۔ قدیم بزرگانِ امت میں سے حضرت علامہ ابن سیرینؒ نے "منتخب الکلام" اور "تعبیر الرؤیا الصغیر" میں قطب الزمان شیخ العارفین حضرت عبد الغنی نابلسی نے "تعطیر الانام" میں حضرت ابو الفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی نے "کامل التعبیر" میں حضرت جابر مغربی نے "کتاب ارشاد" میں حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے "کتاب دستور" میں۔ حضرت اسماعیل بن اشعثؒ اور حضرت حافظ بن اسحاقؒ نے "کتاب تعبیر" میں اور حضرت خالد اصفہانیؒ نے "کتاب منہاج التعبیر" میں نہایت قابلِ قدر معلومات جمع کر دی ہیں اور ان کی یہ علمی جدّ و جہد آئندہ نسلوں کو گراں بارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے ایک ایسے دَور میں جبکہ خلافت کا بابرکت نظام جو علمِ تعبیر کی رُو سے خانہ کعبہ کی مثالی شکل میں دکھلایا جاتا ہے (تعبیر الرؤیا الصغیر از علامہ ابن سیرینؒ) صفحۂ ہستی سے معدوم ہو چکا تھا اور تاریکی سی چھا گئی تھی اس آسمانی علم کے چراغ روشن رکھے مگر یہ حقیقت ہے کہ کوئی عالمِ ربانی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ عہدِ حاضر میں اس علم کے اندر بھی بہت تغیر ہو چکا۔ دنیا کا نقشہ بدل چکا ہے۔ انسانی قلوب و دماغ اور ارواح زمانہ کے نئے سے نئے افکار و خیالات اور فلسفوں کی زد میں ہیں اور خصوصاً فرانس کے صنعتی انقلاب اور جمہوریت اور دہریت کے اُبھرنے والے سیلاب کے سامنے پہلے علوم ہیچ نظر آتے ہیں اور زمانہ بین الاقوامی سطح پر تقاضا کر رہا ہے کہ کوئی خدا کا فرستادہ اور برگزیدہ زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی از سرِ نو چہرہ نمائی کرے اور قرآن و حدیث کے دوسرے علوم کی طرح علمِ تعبیر کو بھی ایک سائنس کی حیثیت سے پیش کرے اور اپنے روحانی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اس کو دنیا پر آشکار کرے سو الحمد للہ حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس ضرورت کو نہایت شاندار رنگ میں پورا فرمایا جس پر آپ کا پیدا کردہ لٹریچر گواہ ہے۔ حضورؑ نے نہ صرف اس علم کی اہمیت نمایاں کی بلکہ اس کی ضرورت اور اسکے اغراض و مقاصد بیان فرماتے اور بتایا کہ قسّامِ ازل نے خوابوں کی استعداد ہر شخص میں رکھی ہے تاکہ خدا کے پاک نبیوں پر ایمان کے لئے حجت ہو اور انسان صداقت کو شناخت کر سکے۔ حضورؑ نے علمِ تعبیر کے اصولوں، غیر مسلم اور مسلم کے خوابوں میں فرق، نیز کامل مقربانِ درگاہِ الٰہی کے خوابوں کے امتیازی و واضح علامات بیان کی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس علم میں ایک خاص دستگاہ بخشی تھی اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ علمِ تعبیر کی جزئیات تک کو ایسا کھول کھول کر بیان فرمایا کہ حیرت آتی ہے بلکہ خاص طور پر جلسہ سالانہ ۱۹۱۷ء پر خاص اسی موضوع پر تقریر فرمائی جو قیامت تک کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گی۔

آپ نے ایک بار یہ بھی فرمایا:۔

"یہ ایک قلبی علم ہے اگر اللہ تعالیٰ موقعہ دے تو تعبیر الرؤیا کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ قرآنی تعبیر کی کتابوں میں بہت اصلاح کی ضرورت ہے۔ ..... یہ کچھ اوپر سے انکشاف ہوتا ہے۔ ظاہر میں پتہ نہیں لگتا۔ اب خواب کے علم سے معلوم ہوتا ہے کہ مفردات کی بجائے مرکبات کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ آجکل رؤیا مرکب زیادہ ہوتی ہیں۔ ان میں معبّر کو مختلف ٹکڑوں سے مختلف نتیجے نکالنے پڑتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ فرماتے تھے اور حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی فرماتے تھے اس علم میں بہت تغیر ہو چکا ہے۔"

(الفضل ۱۹؍جون ۱۹۲۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تفسیر کبیر میں سورۃ الزلزال صفحہ ۴۱۸ سے صفحہ ۴۵۲ تک وحی، الہام اور رؤیا کے مضمون پر عارفانہ روشنی ڈالی ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

ایک پُر عجائب اور پُر اسرار علم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمِ رؤیا کو پُر اسرار علم قرار دیتے ہوئے اسکے باریک در باریک سلسلہ کی بہت سی کڑیاں بے نقاب کی ہیں اور فرمایا ہے کہ:۔

"عالمِ رؤیا اور عالمِ آخرت مرایا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرت الٰہی نے عالم خواب میں خواص عجیبہ رکھے ہیں اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس و مشہود طور پر اس عالم میں دکھائی دیتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں بعینہ یہی حال عالم آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالم خواب عالم آخرت کے لئے ایک عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو گراف اتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں اور اگر ہم اسی زندگی دنیا میں عالم آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالم رؤیا کا ہے سو دانشمندوں کو چاہیئے کہ اگر اس عالم کی کیفیت دریافت کرنا چاہیں تو عالم رؤیا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالم رؤیا بھرا ہوا ہے اسی قسم کے عجائبات عالم آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آکر عالم رؤیا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات کھلتے ہیں عالم آخرت میں بھی اسی کے مشابہ تبدیلی ہے۔" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۵۹)

۱۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب معمول سیر کو نکلے۔ چند آدمیوں نے اپنے خواب سنائے حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"باطل میں جو تیاریاں حق کی طرف آنے کے لئے ہو رہی ہیں اس کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ رؤیا کا بھی عجیب عالم ہوتا ہے۔ جن باتوں کا نام و نشان نہیں ہوتا وہ وجود میں لائی جاتی ہیں۔ معدوم کا موجود اور موجود کا معدوم دکھایا جاتا ہے اور عجیب عجیب قسم کے تغیرات ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۷-۲۴۰)

عالم رؤیا اور اس کی تعبیرات کے غیر محدود عجائبات ہیں جن میں سے بطور نمونہ صرف نو کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اول

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں کو تاویل رؤیا کا علم نہیں ان کو ان تعبیرات میں تکلف معلوم ہوگا مگر صاحب تجربہ خوب جانتے ہیں کہ رؤیا کے بارہ میں اکثر عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ حقیقت کو ایسے ایسے پردوں اور تمثیلات میں بیان فرماتا ہے۔ مسلم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھی کہ عقبہ بن رافع کے گھر کہ جو ایک صحابی تھا آپ تشریف رکھتے ہیں۔ اسی جگہ ایک شخص ایک طبق رطب ابن طاب کا لایا اور صحابہؓ کو دیا اور رطب ابن طاب ایک خرما کا قسم ہے کہ جس کو ابن طاب نام ایک شخص نے پہلے پہل کہیں سے لا کر اپنے باغ میں لگایا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ تعبیر کی کہ دنیا و آخرت میں صحابہؓ کی عاقبت بخیر و عافیت ہے اور حلاوت ایمان سے وہ خوشحال اور متمتع ہیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کے لفظ سے عاقبت نکالا اور رافع خدا کا نام ہے اس سے رفعت کی بشارت سمجھ لی اور خرما کی حلاوت سے حلاوت ایمانی لی اور ابن طاب میں طاب کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خوشحالی ہوا۔ پس اس سے خوشحال ہونے کی بشارت سمجھ لی۔ غرض تعبیر رؤیا میں ایسی تعبیرات واقعی اور صحیح ہیں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۹ و مسلم کتاب الرؤیا)

ظاہر ہے کہ دنیا نے خواب کے ایسے اشارات کو خدا کے عارف بندے مجاہدات کے بعد ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"خواب کے اشارات اس پانی سے مشابہ ہیں جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہیں جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جاوے اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفیٰ نکل آوے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۶)

دوم

۲۔ یہ مسلّمہ روحانی اصول ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ضرورۃ الامام" میں بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے کہ امام الزمان کے ظہور کے وقت وسیع پیمانے پر سچی خوابوں اور الہاموں کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں عام اور خاص دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔۔۔۔ مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔" (ضرورۃ الامام طبع اول صفحہ ۴ و صفحہ ۵)

اس حقیقت اور صداقت کے ثبوت میں بے شمار واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کی عظمت و استحکام میں ہمیشہ ہی رؤیائے صالحہ کا بھاری عمل دخل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک سے لے کر آج تک کثیر تعداد ان بزرگوں کی ہے جن پر حقیقی اسلام کی صداقت بذریعہ خواب منکشف ہوئی۔

حضرت پیر صاحب العلم رشید الدین جن کے لاکھوں مرید کچھ، کاٹھیاواڑ، سندھ اور بمبئی وغیرہ میں تھے۔ آپ کو خوابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بانی جماعت احمدیہ کے متعلق فرمایا "از ماست" (یعنی ہماری طرف سے ہے) در عشق ما دیوانہ شدہ است (ہمارے عشق میں دیوانہ ہے) ھُوَ صادق۔ ھُوَ صادق۔ ھُوَ صادق (وہ سچا ہے، وہ سچا ہے، وہ سچا ہے) حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب جو حضرت صاحب العلم کے مرید تھے جب انہیں حضرت پیر صاحب کی طرف سے اس آسمانی شہادت کی تحریری اطلاع ہوئی تو انہوں نے جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں حضرت اقدس مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۱ء)

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی کو خواب میں حضرت مہدی معہودؑ کا حلیہ مبارک دکھایا گیا۔ (عسل مصفّٰی طبع اول صفحہ ۱۸۴-۱۸۵)

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسملؓ مصنف "ارجح المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب" کو خواب میں حضرت سید الشہداء امام حسینؓ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ حضرت سید الشہداء ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کرو کہ میں آ گیا ہوں۔ چنانچہ حضرت بسمل صاحبؓ اگلے ہی روز حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل احمدیت ہو گئے۔ (الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۲)

مدراس کے ایک بزرگ احمد صاحب ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدسؑ کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان آنے سے پہلے میں نے ایک رؤیا میں قادیان کا پورا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا۔ یہ تمام مکانات وغیرہ بعینہ دکھائے گئے تھے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶۸)

غالباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کو خواب میں ایک لفافے پر یہ پتہ دکھایا گیا "زیرک خان محمد نظام الدین مسجد قطب شاہی آصف آباد" حضرت مفتی صاحبؓ نے اس پتہ پر ایک کارڈ لکھا کہ آپ مہربانی کر کے جواب لکھیں پھر آپ کو مفصل خط لکھا جائے گا۔ کارڈ پوسٹ کر دیا گیا لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ آصف آباد نام کا کوئی ڈاکخانہ نہیں۔ اس واسطے مشتبہ ہوا یہ خط کہیں نہیں پہنچے گا۔ بایں ہمہ آپ نے بعض دوستوں کے مشورہ پر اسی پتہ پر ایک مفصل لفافہ مع اپنی خواب کے حوالہ ڈاک کر دیا۔ آٹھ دس دن گزر گئے نہ کارڈ کا جواب آیا نہ لفافے کا۔ تب آپ نے یہ خواب اخبار "الحکم" میں شائع کرا دی۔ چند روز بعد حیدر آباد دکن سے خط آیا (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ایک بزرگ محمد نظام الدین مدرس کا تھا جنہیں کارڈ تو پہونچ گیا تھا مگر لفافہ اور اخبار نہیں ملا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں حضرت مفتی صاحبؓ کا بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ نے مجھے خط لکھا۔ اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ قادیان کہاں ہے اور اس تلاش کی وجہ یہ تھی کہ مجھے ایک خواب دکھائی گیا جس کے سبب سے مجھے قادیان خط لکھنا ضروری ہوگیا اور وہ خواب خلاف نسیب پچھلی رات کو صبح دکھایا گیا تھا۔ یہ تاریخ خواب دیکھنے کی اور وقت وہی تھا جس وقت کہ حضرت مفتی صاحبؓ نے خواب میں لفافہ دیکھا اور وہ خواب یہ تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار سجا ہے اور تمام انبیاء اور دیگر اصحاب موجود ہیں اور وہاں حضرت مرزا صاحب قادیانی بھی موجود ہیں۔ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا صاحب کو بازو سے پکڑا اور سب حاضرین کے سامنے کرتے ہوئے فرمایا۔ آج سے تیرہ سو سال قبل جو مہدی موعود تھا اب یہی وہ موجود ہے۔ اب جو اس کو مانے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔ میں نے جناب مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ صرف اس خواب کی بنا پر میں ان کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اب آپ میری بیعت کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ سفر خرچ کی طاقت نہیں رکھتا ورنہ خود حاضر ہوتا۔ لیکن میں کوشش کرونگا اور جب میرے پاس سفر خرچ کے واسطے کچھ رقم جمع ہو جائے گی تب حاضر ہو جاؤں گا"

اس خط میں اس بزرگ نے قسم کھا کر لکھا کہ میں نے فی الحقیقت یہ خواب دیکھا ہے اور جس رات خواب دیکھا میں اس رات میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ چونکہ آپ نے کارڈ میں شہر کا نام نہ لکھا تھا اس واسطے خط مجھے جلد نہ ملا۔ ڈاکخانے والے مختلف شہروں میں اس کو پھراتے رہے۔ آصف آباد حیدر آباد کے ایک محلہ کا نام ہے۔ اس کارڈ پر تقریباً تیرہ مہریں لگی ہوئی ہیں اور بالآخر کسی نے لکھا کہ حیدر آباد میں کوشش کی جائے تب یہ کارڈ یہاں آیا اور مجھے ملا۔ اور میں ایک غریب مدرس ہوں صرف دس روپیہ میری تنخواہ ہے۔ میرے پاس سفر خرچ نہیں ورنہ خود حاضر ہوتا۔ اس واسطے سردست بذریعہ تحریر بیعت کرتا ہوں۔ جب میرے پاس کچھ رقم ہوگی خود حاضر ہونگا

اس خط کے چھ ماہ بعد محمد نظام الدین صاحب خود قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔

(البشارات رحمانیہ طبع دوم مؤلفہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل۔ صفحہ ۱۳۹)

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے آمین!

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ۵/۱ محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست کی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/۱ واقع محلہ دارالصدر غربی برقبہ دو کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم، (۲) لطیف احمد صاحب (۳) رفیق احمد صاحب تمر پسران مرحوم (۴) رشیدہ البشریٰ صاحبہ (۵) منیرہ صاحبہ (۶) خالدہ مرتضیٰ صاحبہ دختران مرحوم۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا تمام وارثان مرحوم کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ

بعض مقامات پر ایمان افروز مناظر بذریعہ سلائیڈز بھی دکھائے گئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ تحریک جدید بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کی تکمیل کے لئے حسب ذیل جماعتوں کا دورہ کیا گیا:۔

بہاولپور*۔ رحیم یار خان، سکھر، روہڑی*، کوئٹہ*، حیدر آباد*، کوٹری، جامشورو، میرپور خاص*۔ کراچی۔

جن جماعتوں پر ستارے کا نشان ہے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغی دورہ کے ایمان پرور مناظر بھی دکھائے گئے جن سے ہر خورد و کلاں نے بڑا ہی نیک اثر لیا۔

ٹارگٹ کے بارہ میں حضور انور کے ارشاد کی تعمیل کرانے میں یوں تو ہر جماعت کے عہدیداران نے پرخلوص تعاون فرمایا اور سب ہی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ مگر ان میں سے بعض نے ہمہ وقتی محنت و اخلاص اور جملہ وسائل ان کے پاس موجود تھے۔ سب کو خاکسار کے قیام کے دوران خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کرنا میرا فرض ہے۔ چنانچہ امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان تحریک جدید جماعت ہائے بہاولپور، کوئٹہ، حیدر آباد، میرپور خاص۔ اور کراچی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ حصول ٹارگٹ کے لئے اپنے جملہ وسائل انہوں نے اختیار فرمائے

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ذیلی تنظیموں کے عہدیداران میں سے بہاولپور کے ناظم انصار اللہ، قائدین ضلع و مقامی رحیم یار خان کے قائد خدام، کوئٹہ کے ناظم انصار اللہ و قائد مقامی خدام، حیدر آباد کے انصار و خدام اور کراچی کے ناظم انصار و قائد خدام خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

نیز لجنات میں سے بہاولپور، رحیم یار خان اور میرپور خاص کی لجنات نے پرخلوص تعاون سے ممنون فرمایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

مربیان کرام میں سے مکرم مولوی منصور احمد عمر صاحب، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ، مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر نے دورہ کو کامیاب بنانے میں شب و روز ساتھ دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اس دورہ میں بفضل خدا وعدوں میں نوے ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا۔ اس لئے مالی قربانی پیش کرنے والے اور اس جہاد میں تعاون کرنے والے جملہ مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔ آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی ابن مکرم صوبیدار فضل الٰہی صاحب بھٹی دارالیمن شرقی ربوہ ۱۲ر اگست کو دوپہر ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر راولپنڈی سی ایم ایچ میں بعمر ۲۱ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

موصوف کا ۳۱ جولائی کو دماغ کا آپریشن ہوا تھا جو کہ کامیاب رہا۔ مگر زخم میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے مرض بے قابو ہو گیا اور باوجود سر توڑ کوشش کے جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم کی میت جمعہ کے روز ربوہ لائی گئی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب بی اے ناظر بیت المال (خرچ) نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ممتاز حسین امتیاز۔ معلم۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم شیخ محمد طفیل صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(الشیخ محمد عارف۔ بوملی ضلع سیالکوٹ)

اس عاجز کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ کریم مشکل کشائی فرمائے۔ آمین۔

(فضل الرحمن بسمل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظِ قرآن کا ایک آزمودہ نسخہ

احادیثِ نبوی میں حفظِ قرآن اور عمل بالقرآن کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ مستدرک (جلد ا صفحہ ۵۵۲) میں ہے یُلْبَسُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ تَاجُ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صاحبِ قرآن کو قیامت کے دن تاج کرامت پہنایا جائے گا پھر لکھا ہے اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَ خَاصَّۃ " (صفحہ ۵۵۶) قرآن والے ہی خدا کے اہل اور اُس کے خاص مقرب ہیں۔ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی یہ حدیث درج کی ہے:۔

اَکْرِمُوْا حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فَمَنْ اَکْرَمَھُمْ فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ وَمَنْ اَکْرَمَنِیْ فَقَدْ اَکْرَمَ اللّٰہَ۔

(الدرر المنتشرۃ للسیوطیؒ۔ المتوفیٰ ۹۱۰ ھ صفحہ ۱۸،۱۷ مطبوعہ قاہرہ مصر ۱۹۷۱ء)

یعنی حاملینِ قرآن کی تعظیم کرو جس نے اُن کی تکریم کی اس نے میری تکریم کی اور جس نے میری عزت کی اُس نے اللہ جلّ شانہٗ کی عظمت و کبریائی کا اظہار کیا۔

سیدنا حضرت حافظ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے ایسے پوچھا تو اُس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۷ سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔"

(بدر ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۱)

ہمارے موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قرآن مجید کی اشاعت و خدمت اور حفظ کا جو غیر معمولی اور خارق عادت جوش ہے وہ ہم میں سے کسی پر مخفی نہیں۔ خدا کرے کہ ہم حفظِ قرآن کے مندرجہ بالا آزمودہ نسخہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں اور آسمان پر قرآنی برکات کے وارث ٹھہریں۔ آمین ثم آمین

(دوست محمد شاہد)

چندہ برائے مہمان خانہ مستورات

۸ اگست تا ۱۵ اگست اس مد کی ۳۲۷۸ روپے ۷۵ پیسے وصولی ہوئی ہے اس طرح ۱۵ اگست تک کی کل وصولی ۱،۸۲،۰۰۶ روپے ۹۳ پیسے ہو جاتی ہے جبکہ مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے کل ۳،۲۸،۵۰۰ روپے کی ضرورت ہے۔ تمام لجنات اس چندہ کی طرف توجہ کریں اور وہ بہنیں جو ایک دفعہ یہ چندہ ادا کر چکی ہیں وہ اپنے اداشدہ کا نصف مزید دیں تا تمام کام پورے ہو سکیں اور مہمان خانہ مکمل ہو سکے ایسا نہ ہو کہ روپے کی کمی کے باعث کام درمیان میں چھوڑنا پڑے۔ ابھی بہت بھاری تعداد بہنوں کی ایسی ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصّہ نہیں لیا ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ایک ڈپلومہ ہولڈر سول انجینئر جسے بلڈنگ ورک میں تقریباً ۶ سال کا تجربہ ہو اور اتنا عرصہ کسی سرکاری یا غیر سرکاری محکمہ میں تجربہ رکھتا ہو ڈرائنگ اسٹیمیٹ اور بلنگ کے کام کا وسیع تجربہ رکھتا ہو۔ معقول تنخواہ حسب تجربہ۔ رہائش اور کھانا مفت۔ ریٹائرڈ اچھی صحت کے مالک کو بھی موقع دیا جاسکتا ہے۔

خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر اپنا BIO DATA مورخہ ۳۰/۸/۷۷ سے پہلے پہلے ارسال کریں اور درخواست پر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

مینیجنگ پارٹنر۔ چوہدری کنسٹرکشن کمپنی۔ گورنمنٹ کنٹریکٹرز
29/C ڈریز کالونی چشمہ
ضلع میانوالی

ٹیچیمان (غانا) میں خدام الاحمدیہ کا کامیاب سالانہ اجتماع

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مسلم مشن غانا بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دیتے ہیں کہ ٹیچیمان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں مختلف جماعتوں سے آنے والے خدام اور اطفال کے علاوہ پروگرام کے بعض حصّوں میں حکومت کے آفیسرز نے بھی شرکت کی اور جماعت احمدیہ غانا کی تعلیمی، طبّی اور مذہبی مساعی کو بہت سراہا۔ اجتماع کے موقع پر نماز تہجد، پنجگانہ باجماعت نمازوں، ذکر الٰہی۔ درس و تدریس۔ کھیلوں کے پروگرام کے علاوہ مالی قربانی کا بھی زبردست مظاہرہ ہوا۔ خدام نے ایک دوسرے سے مالی قربانی میں سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ اس اجتماع کی خبر ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خوب نشر ہوئی۔ الحمدللہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شفقت فرما کر میرے لڑکے عزیزم لئیق محمد خان ناصر بی کام آنرز، ایم کام C.A. فائینلسٹ کا نکاح بتاریخ ۴ اگست ۱۹۷۷ء بروز جمعرات بعد از نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ وحیدہ ناصر سلمہا ایم۔ ایس سی (کیمسٹری) بنت محترم ایم۔ اے ناصر صاحب نیو مسلم ٹاؤن لاہور سے ۲۵ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ عزیزہ محترم صاحبزادہ حافظ محمد طیّب لطیف صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مسلسلہ کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت کرے۔

(خاکسار عزیز محمد خان سمن آباد۔ بوہڑ والا چوک۔ لاہور)

شکریہ اور درخواستِ دُعا

گزشتہ مارچ میں مجھے لاہور میں تیسری بار مثانہ کا بڑا اپریشن کرانا پڑا۔ پانچ ہفتہ میو ہسپتال میں داخل رہا جس کے بعد تین ماہ لاہور میں مزید زیرِ علاج رہنے کے بعد خاکسار ربوہ واپس آ گیا ہے۔ عام صحت خدا کے فضل سے اب اچھی ہے تاہم کچھ پیچیدگیاں باقی ہیں صحتِ کاملہ کے لئے احباب کی خدمت میں مزید دعا کی درخواست ہے۔

میری اس لمبی بیماری میں ربوہ اور لاہور کے بہت سے احباب ہر طرح ہمدردی اور خدمت فرماتے رہے۔ بعض عزیزوں نے بڑی توجہ سے بروقت خون وغیرہ مہیّا کیا۔ خطوں کے ذریعہ بھی احباب ہمدردی اور دعا فرماتے رہے خاکسار تہِ دل سے ممنون ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلّغ مغربی افریقہ۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

بھاکا بھٹیاں میں میرے عزیز غضنفر احمد کو باؤلے کتّے نے کاٹ لیا ہے۔ علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا ہے۔

تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و تندرستی عطا کرے اور والدین کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

راج بی بی
دارالرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴